

نمبر ۵



یگان شعلیق

60802 فہرست مضامین

نمبر صفحہ			
۱	"	"	رسالہ در علم خط - مقدمہ و اسمہائے خطوط
۲	"	"	خط عربی - در ذکر خطوط - خط حمیری در ذکر واضح خطوط
۵	"	"	خط یونانی
۶	"	"	خط فارسی در ذکر اصول
۹	"	"	خط سریانی در انواع خطوط
۱۱	"	"	خط عبرانی در بیان و انتہائے حروف
۱۲	"	"	خط روسی در ذکر قلم گزشتن
۱۳	"	"	خط رومی در ذکر استادان
۱۶	"	"	استادان سند شاگردان
۱۸	"	"	خط مہدی در ذکر استادان نقاشی
۲۱	"	"	جملہ خوشنویسان
۲۲	"	"	خط قطبی در ذکر استادان نستعلیق
۲۲	"	"	حکایت
۲۵	"	"	خط بربری در ذکر جمیع کہ در حیرت آند
۲۶	"	"	خط اندلسی
۲۶	"	"	خط حسینی

70

80

81

82

2474

83

84

85

مقدمہ

رسالہ در سلم خط

اکتوبر ۱۹۳۱ء میں یہ رسالہ مجھے تلاش کے وقت اوسفورڈ۔ بوڈلین لائبریری میں ایک مخطوطہ M.S. ELLIOT ۲۹۵ میں شامل بلا جو ورق ۷۵-۸۱ پر مشتمل ہے اور اس کا خط معمولی نستعلیق مناسبتاً ہے اس رسالہ کا ذکر مطبوعہ فہرست مخطوطات میں علیحدہ نہیں ہوا ہے۔ میں نے اس کو اہم خیال کرتے ہوئے اسکے ڈوگراف فوراً حاصل کر لئے۔ اور آج تک اس کوشش میں رہا کہ اس کا کوئی نسخہ ثانی مل جائے تو مقابلہ کر لیا جائے مگر اب تک سنبھال نہیں ہوا اس کے مصنف کے متعلق متن رسالہ ہذا سے کہیں پتہ نہیں چلتا مگر اس کے حواشی میں جو اسکے بعض اوراق پر ہیں۔ اور ان کو یہاں بعنوان "حواشی" صفحہ ۲۱ سے ۲۸ تک متن کے طور پر درج کیا جاتا ہے محشی نے یوں ظاہر کیا ہے کہ میں نے علاؤ الدین محمد ہروی کے مکتوبہ خمسہ امیر خسرو کو دیکھا جو اساتذہ کے خط پر لکھا گیا تھا اسے محمد معصوم نے جو اس وقت حکومت جوینور میں تھا خرید کیا۔ اور فقیر محشی یا کاتب رسالہ یا مصنف (جس کا اس وقت سارن میں فخر پھر کہتا ہے کہ میراجد ادا) مولانا عبداللہ فراہی اس وقت اس قدر وام نہ رکھتا تھا۔ کہ اس کو خرید سکتا۔ اس کے بعد خطاط شعراء کے ضمن میں سلطان حسین جمشید کے ذکر ص ۲۵ میں اپنے والد کے متعلق یوں لکھتا ہے کہ اس کے خط میں لکھی ہوئی سجنۃ الاحرار جامی کو میرے والد نے سی صد و پنجاہ (۳۵۰) مثقال میں خرید کیا۔ اس سے زیادہ اور اطلاع نہیں ملتی اگرچہ یہ واضح نہیں ہوتا کہ محشی اور مصنف رسالہ ہذا ایک ہی شخص ہے۔ مگر گمان غالب یہی ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے۔ کیونکہ حواشی میں بعض ان امور کا ذکر ہے۔ جن کا بیان متن میں اصولاً لازمی تھا۔ اور یہ مصنف خود ہی کر سکتا تھا یا یوں کہتے ہیں کہ یہ مصنف کا ذاتی مسودہ ہے ویکھو ص ۲۱ اس میں سلطان شاہ طہاسپ کے معاصرین تک کا ذکر ہے اور اس

کے اختتام "قَدْ تَمَّتْهُ" سے اس کی تاریخ تکمیل ۱۹۸۹ء تکلتی ہے۔

رسالہ معمولی خط میں لکھا ہوا ہے جس سے صحیح متن کا حاصل کرنا کوئی آسان امر نہ تھا۔ بلکہ ناممکن تھا تاہم ہر ممکن کوشش کی گئی ہے جس کے کچھ حصے میں قبلہ پروفیسر شیرانی صاحب کا ممنون ہوں اور مولوی عنایت اللہ وارث کوٹ نے دوران کتابت میں بھی بعض مشکلات کو صاف کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس لئے یہ واضح کرنا مناسب ہوگا۔ کہ جن حضرات کو ایسی علمی مشکلات کا تلخ تجربہ ہے۔ وہ خود اپنے پر قیاس کر کے احقر کی فرمائش کو نظر انداز کریں اور رسالہ کی اصل اہمیت اور ضرورت اشاعت پر اکتفا فرمائیں۔ اگر ممکن ہو تو احقر کو بھی مطلع کر کے ممنونیت کا موقع دیں۔

اس رسالے کے مطالعے سے بہت سے نئے خطاطوں کے حالات پر مزید روشنی ہی نہیں پڑتی بلکہ ارتقاء۔ انواع خط۔ صحیح مصطلحات فن اور اصول فن کتابت بھی عیاں ہیں۔ جو دیگر کتب سے کم ملتے ہیں۔ اس لئے انہیں اہم امور کو مد نظر رکھ کر اسے شائع کیا جاتا ہے تاکہ اصحاب فن اور تاریخ اس سے مستفید ہوں۔

میں نے ۱۹۳۶ء میں ایک ایسا ہی رسالہ "حالات ہرورال" کے نام سے شائع کیا تھا۔ جو ۱۹۵۲ء میں تالیف ہوا۔ اور یہ رسالہ آج "ریجان تعلیق" تاریخی نام سے شائع کیا جاتا ہے جو ۱۹۸۹ء کی تصنیف ہے۔ مصنف کا خود قلم کر وہ ہے۔

نہجہ اس کے اور بھی تاریخیں یا تاریخی نام دیئے ہیں مگر میں نے یہی موزوں نام اختیار کیا۔ صفحہ ۲۵

پلورہ

جمادی الاول ۱۳۶۱ھ مئی ۱۹۴۱ء

احقر
محمد عبداللہ چغتائی

رسالہ در علم خط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد بے حد و شکر بے عدد احد سے راہنماست کہ بقوافِ قلمِ الارقمِ قدرتِ منیر
خطِ محدود و بواو وجود موجود گاشت برائے رضا خائے خلعتِ خطِ رابطائے طلبِ پیوست تا
غینِ غمیمِ جمالتِ بفاائے فائدہ فائز گشت پس نبون لوال و عطاءئے ذوالجلال بیائے بال
کاف کمال الف اتصال یافت و آن بجا قطراتِ فیضِ نزل و جناب بساطینِ فضلِ ریختہ اشجار
پژمرده سہل را بانضارت ساخت۔

لکاتبہ

سبحان قادرے کہ زخط وجود ما خودت سرع کرد و شد ستا و بسیار

و تخرجه درود نامحدود و مشکین خطی را رواست که با وجود عدم مساس خامه قرطاس چین تویق
 ریجان رسالت را بنوعی آراست که چون تعلیق کرده محقق اهل حق گردانید غبار قلم نسخ بر قناع
 نسخ نستعلیق و ثلث بسیار کرام شید

ایضاً

اسے روضہ فردوس حریم محبت فیاض ریاض فضل زاہر محبت

دست تونہ سو دست قلم لیک شید ارباب قلم جسمہ طفیل محبت

اما بعد ازاں سرور بہ ثبوت رسیده کہ من احسن کتابہ لبسہ اللہ الرحمن الرحیم

دخل الجنة حضرت علی کریم اللہ وجہ فرمود علیکم بحسن الخط فانه من مقایر الرزق

(قال) احمد ابن ابی یوسف الخط لسان الید و بحجة الضمیر وقال ابوالعباس

القلب معدن والعقل جوهر والقلم صانع والخط صناعة و گفته اند خط خوب روشنی

دیدہ افزاید، لہذا در قائلہ

چار چیز آید کہ باید دیدہ و دل نواز آن خط خوب و روئے خوب بنزد آب روان

بنائے میں رسالہ را برد وازوہ خط گذاشت و خطوط را بمنزلہ فصول نگاشت۔

خطِ عربی در ذکرِ خطوط

در مرآت آن چنان آورده کہ جمیع کتابات اہم دوازوہ نوع است (۱) عربی (۲)

حمیری (۳) یونانی (۴) فارسی (۵) سریانی (۶) عبرانی (۷) رومی (۸) قبطی (۹) بربری (۱۰) انڈی

(۱۱) ہندی (۱۲) چینی۔

خطِ حمیری در ذکرِ واضعِ خطوط

اول کسے کہ کتابت عربی کرد آدم بود علیہ السلام و قیل اوریں و ظاہر در آن است

کہ خطِ کوفی (کہ) ارقامِ اسلام شاہ ولایت بر آن موج و جیبہ جاری گشتہ خطِ عربی همان باشند بعضے

آورده اند کہ خطِ معلقست کہ اوریں استخراج کرده وامت خطِ کوفی را از روستے ال سننباط

نموده و درین خطِ کوفی یک دانگ دورست باقی سطح و در خطِ معلقتی مجموع سطح است و خطوط

اصل کہ بشش قلم مذکورست برین طریق مشہورست ثلث تویق مجتوق نسخ ریحان
 رفاع استخراج آن و انتقال از خط کوفی در ۳۱۰ مقلد کرد و وضع خط بر دائرہ نہاد۔ اما
 اول کسے کہ این خط را چنانچہ واضع وضع کرده نیکو نوشت علی ابن ہلال معروف بابن یونس
 و بیچ آفریدہ بدو نرسیدہ تا در زمان معتصم قلبہ الکتاب یا قوت بدو رسانید۔ و در تغیر خط و
 تراش قلم کلام حضرت امیر تابع گردید قال کرہ اللہ و جہہ اطل حلقة القلم واسمها
 واحرف القط وایمنها فان سمعته صلیلا کصلیل لمشرنی والافعد بقطہ یعنی
 نوک قلم را دراز تراش و فریب و قط قلم محرف زن تا چون قلم بر درج نہی و کتابت کنی آواز کسے
 مثل آواز مشرفی پس می باید کہ قلم را قط محرف می زنی تا نوک قلم تیز باشد و چون بر درج کتابت
 نہی در حرکت آید و تامل کند و صدائے ازو سے پیدا آید۔ و در زمان ابن یونس قط قلم نمی زدند
 عبد اللہ صیرفی در رسالہ خود مذکور ساختہ کہ بہ ہمیں جہت کہ یا قوت و در قط قلم تغیر کرد
 خط نیز تغیر پیدا آمد خط او را بر خط ابن یونس ترجیح می نہند جہت لطافت و نازکی است نہ
 از جہت صول و قاعدہ۔

درق
۴۶

عبر حاشیہ نسخہ :- چنانچہ بدو سے کلام معجز نظام علی مرتضیٰ نمودہ ازان باز قط زدند حسن خط یکے ہزار فرود

خط یونانی

اگذا در وضع اسامی خطوط و وجہ تسمیہ ہر یک در اصول است کہ ابن مقلدہ وضع کردہ
 است و بیشش نوع قسمت نمودہ و ہر نوعی را اسمی نہادہ لفظاً و معنیً قسم اول را محقق نام
 نہادہ۔ درین خط دانگے و نیم رور و چہار دانگ اسم سطح است پس مشابہت با خط کوفی و
 معقلی نیز دارد از بہت سطح است پس این قسم را مقدم داشت قسم دوم را ثلث نام نہادہ
 بدان سبب کہ ہر کہ این خط دانست ثلثتہ از خط دانستہ باشد چرا کہ اول محقق می باید دانست
 بعد از ان ثلث تا از ان بہت کہ نسخ تابع اوست ہمچنان کہ محقق تابع ریحان است قسم
 سیم را توقع خوانند نصفہ از ان دورست و نصفی سطح، قضاة سجالات و موقات را این
 می نوشتند۔ قسم چہارم را رفاع نام کردہ چرا کہ رقعہا را بدین خط می نوشتند۔ قسم پنجم را ریحان
 گویند کہ رنگ بوسے ریحان دارد۔ قسم ششم را نسخ خوانند از انچہ بیشتر کتب بدین خط نوشتہ می
 شود پس گویا کہ نسخ دیگر خطہا شدہ۔ و بعضی اقسام را ہفت گفتہ اند و طوہار را یک قسم نہادہ و

و اورا بخار نیز گویند و این بیت جامع است

طوبار و محقق و رفیع و ریچانش نسخ است که ثلث او بتوقع نوشت

خط فارسی در ذکر اصول و بیان حد

مجموع اصول و فروع خط را یا قوت بر سبیل اجمال درین بیت جمع کرده که یا قوت

آبدار یا قوت

اصول و ترکیب کراس و نسبه صعود و تشمیر نزول و ارسال

با سلوبی که بعد از صیرفی نگاشته درین مزرعه نگاشته الف محقق هشت نقطه است و یانه

رو باشد و زیاده از اصول خارج شود الف ثلث هفت نقطه و یا هشت جائز داشته اند و

آنکه سه حرکت در بیاض کشیدن الف گفته اند آن خط است از آنکه چون الف بر کاغذ کشیدی

هیچ حرکت از الف احساس نمی توان کرد اما در حالت قلم راندن ظاهری شود از بهر آنکه چون قلم

بر کاغذ نهادی که چهار دانگ تمام قلم بکشی بعد از آن در کشیدن قلم را محرف گردانی چنانکه چهار

دانگ قلم قیاساً بیش بر کاغذ نباشد و تا آخر بیش از دو دانگ بر کاغذ نمائی ب' اما سر با
 یک نقطه طولانی و قد ۶ یا ۷ و اگر از ۸ زیاد شود شمره گذار ح' سر او پنج نقطه است تا طره و یا
 ۶ رواست و دائره مشابه نیم بینه مرغ و دائره باید که از سر جیم زاید نباشد و طول دائره باید که بعد
 الفی باشد و اتصال سر جیم تا دائره دو دانگ باید و یا نیمه جائز بود و در مرکب نیز همین حکم وارد
 د' طرف بالاش ۵ یا ۶ و طرف زیر نقطه زیادت از بالا باید و بیاض میان ۵ یا ۶ چنانکه از
 بالاتر بر خطی بکشی مثلث متساوی الاضلاع حاصل گردد و د' سر را سه نقطه باید و قدش دو چند
 بغیر بایگی که در ارسال واقع می شود که آن را شمره ارسال خوانند و اگر شمره را دور دهند قدا باید که ۵
 نقطه باشد یا کمتر. ه' سر اول دندان سین بقدر یک نقطه و بیاض دوم دندان یک نقطه نیم
 و خطی که از سیم دندان بر می کشی بقدر سه نقطه باید و در محقق و ۵ و مثلث و در از می آن بقدر ۶ یا ۷ و
 اگر ارسال کنند می باید که از سر ارسال تا زاویه بدل سین خطی کشند تا قوسه بود و آن ارسال
 قوسی گویند و در همه خطها هر گاه که سین بغیر از با و فار ارسال کنند می باید که بدین طریق باشد ص
 سر صا و چهار دانگ و دو دانگ دور ماند دور زبر صا و هم برین طریق دو دانگ و چهار دانگ است

اما بیاض سر صا و بقدر دو نقطه و تن صا و مثل سین و سر صا و مانند با و ام بود ط الف ط نقطه
باشد و اعتماد بر جانب راست کرده باشد و سر ط نیمه راست میل بالا کند و نیمه حیب میل خائنه
چون خط سر ط را کبشی بیاض ط مثل استره بود و یک نقطه و نیم باید که از الف ط بگذرد و تا دو
جائز است و بلندی بیاض ط کمتر از بلندی بیاض صا باشد ع ، سر عین مرکب است از
ضلع ضلع اول مانند بلال باشد و ۳ برابر سر را و ۳ بیک نقطه از دو زیاده و دایره اش
برای سیم و ضلع سیم باید که دایره متصل باشد و سر ف باید که مثلث و مدور باشد و بیاض ف مثل
دانه امود و گردن یک نقطه درازی چون قد باق سر او مثل سر ف و گردن دو نقطه و تن و
درازی مثل سین ک سر او ۵ و طول ۸ و خط زیر باید که سه نقطه از سر ک ف بگذرد و بیاض می
آخر ک ف و تا ده شود ط طولش چون الف و قد چون قد یا هر اگر ارسال کند سر سیم مثل سر ف است
و اگر با شمره است مثلث باشد ن سر نون بقدر سر و ۵ نیز و طولش چون سین تن سر و سر او
مثل سر ف و بدنش چون را در ارسال و شمره ۵ ها مرکب است از سه خط اول مثل سر را و دو
و نیم و خط سه چهار نقطه و در تقاطع خطین خط اول بیک نقطه از محل تقاطع بلند تر و خط سیم بیک نقطه

ونیم از تقاطع بگذرد و در طریقی دیگر نیمه زیره باشد خانه جزو نیمه بالاش چون گوش اسپ باید
لا مرکب است از سه خط اول بقدر الف باید بجانب یسار خط دوم نقطه ونیم و خط سیم نقطه
نه و تا ده نقطه چنان برده شده اند و خط سیم را باید که میل در کشیدن پیش از خط اول بود و بجانب
یمن تا دو مثلث حاصل شود یکے مثل ہائے مفرد و یکے مثل وال . ی . سریا نیز مرکب است
از سه خط اول مانند سر کاف بیک نقطه کمتر و دوم مانند سر را اما مثل بطرف یمن چنانکہ
وال معکوس حاصل آید و سیم بقدر زاویہ زیر سیم تا اگر خطی از سر یا تا ابتدائے خط سیم بکشند یا
نزدیک بود یا متصل

خط سریانی در انواع خطوط و اسم ہا

بدانکہ حروف بحیب وضع واضح مختلف شدہ ہر یک اسمے جدا دارند اما الف
یک نام پیش ندارد و یک نوع است . باب سہ نوع است . سیرل مضموم ہاشمرہ
ح ح دو حکم دارد یکے بحیب سر و ۲ بحیب دائرہ و سر جیم مفتوح بود و ملحق سر و ملحق مثلث

طولانی و مدور مخروط و آن را غنچه و برنجی و پیکانی گویند و دایره جیم ۲ مرسل یعنی انداخته و مفتوح مدور

۵۵ برد و نوع است بشماره و ارسال ۱۳ مرسل و مضمر و مرفوع پس مرسل است و مدور

ص نیز ط یک نوع بیش نیست اما ع بر هفت نوع است مفرد مذکور شد مرکب ۶

در بق
۶۸

نوع است ابغلی ۲ صاومی ۳ مجری و آن خاص است در لفظ غیر و هر حرفی که بعد از و بیگ

نقطه مرتفع شود ۵ نم الاسدی ۵ نم الثجانی ۶ منقود و آن عینے بود که در میان کلمه یا آخر واقع

شود ف ۳ نوع است ۲ در مفرد و نوع دیگر آنچه در مرکب واقع شود ک

۴ نوع است ۱ در مفرد و در مرکب سطح منحنی و والی ۱ ۳ در مفرد امرسل مدور و در مرکب

یک نوع بیش نیست هر مفرد دو نوع است امدور مرسل و ۲ مثلثی مرفوع و در مرکب اگر

در اول واقع است سه نوع است مدور و مثلث و مرفوع و اگر در وسط باشد مفتوح و مملوش

و اگر در آخر واقع شده مفتوح بود و مملوش اما مفتوح مرسل بود و مملوش یا مدور یا مدیه یا قطه یا

مکانی پس میم بر ۵ انواع بودن سه نوع است در مفرد مرسل و مدور و یکی در مرکب اما

در مفرد یک نوع است مثلث نام و در مرکب اول و والی بود و اذن الفرسی و مملوش و در

وسط والی بود کہ ذو صا دین وقتے کہ بعد از لام بود و مخیر نیز آید و اگر بعد از لام باشد اذن الفرسی و
 مطروش و نم الحوتی و در آخر ملحق و مرسل بود۔ اما و دو نوع است مرسل و مدور و واو حوتی پنجم است
 ها نیز ملحق است و مرسل ی ۳ در مفرد ۲ مرسل و مدور و مرکب چنانکہ بہت

خطِ عبرانی در بیانِ ابتدا و انتہائے حروف

وابتدائے حروف بر سه نوع است یا ابتدا بہ نقطہ است یا بہ شطیہ یا بہ ملحقہ۔ ابتدا
 بہ نقطہ در وہ حروف بود اب دس ط ل ن ه لا و ابتدا بشطیہ در پنج حرف
 ح ص ک ع ی و ابتدا بہ ملحقہ در چہار حرف بود ق م و اما اینہا نیز بر سه نوع
 است یا بہ نقطہ یا بہ شطیہ یا بارسال۔ انتہائے نقطہ در شش حرف است ب د ک ط ل
 ف و انتہا بشطیہ در الف است و بس و انتہا بارسال در ا ح و باقی

خط رومی در ذکر قلم گرفتن و راندن انگشت

وسطی بعد از یک جو بالائی فستح قلم باید و محکم گیرد و راند و در راندن و
 گردانیدن که قلم گم و دش گویند هر خطی را که از بالا بریزد و کشتی باید که قلم را درست تر بر آری و آنکه
 از زیر بالائی رانی قلم را محرف گردان چنانکه چهار دانگ قلم بر کاغذ نهی و بالا بری و این را
 صعود گویند و بار قلم بر سر آن نهی و همچنان بر زیر آری و این را نزول گویند و اگر الف باشد صعود کنی
 احتیاج نزول شود پس هر خطی که از زمین بر طرف بسیار کشتی اعتماد بر طرف وحشی کن و عکس آن را
 بر طرف انسی. و هر خطی که از بالا بریزد کشتی اعتماد بر طرف راست کنی همچو کلا و اگر از زیر بالائی
 چون کاف منحنی که در وسط کلمه آید اعتماد بر طرف بسیار و هر خطی که منتصف بود اعتماد بر شرطه قلم
 کنی و ارسال را نیز و هر گاه بشمره بود بر طرف وحشی نقطه و حرف وسط که بدندان واقع شود پیر
 اگر بقدر دو نقطه مرتفع می شود باید که تمامی قلم صعود و نزول کنی اما بدانکه هر گاه کلمه مرکب باشد از
 حروف چنان باید نوشت که هر گاه آن حروف از هم جدا گردند مفردات آن کلمه در اصول ضعیف و

و متقاعدہ نہ باشد و باید دانست کہ کسی خط سہ است اعلیٰ اوسط اسفل۔ چون اصل کہسی وسط را رعایت کنی اعلیٰ و اسفل راست می آید مناسب در سطر و صفحہ آن است کہ حروف یک جنس را بیک طریق رعایت کنی۔

خط رومی در ذکر استادنہ کہ خطوط اصل

درق
۴۹

بر اصل نوشتہ تخم نیکینامی کہ شتہ اند

اولہم و افضلہم ابی محمد علی بن مقلہ است و خطوط استہ از کوفی استخراج کرد۔ اول وزیر مقتدر عباسی بود۔ چون مقتدر بگذرا گشتند قاہرہ باشد ویرا وزیر ساخت و چون بر ارضی باسد رسید آن جا نیز وزیر گردید تا در ۳۲۰ھ معزول شد و در ۳۲۶ھ باز وزارت یافت و بہ ابی رائق کہ در عرش دخلی داشت اتفاق کردہ مکتوبے بی حکم بتا کالی (۹) فرستادہ اورا طلبید و ابی رائق قصہ را بعرض راضی رسانید بنا بران ہر چیز استدا کرد کہ دستی کہ چندین مصحف نوشتہ و واضح خط است مہر ^ع و در مرآة العالم ببحکم ما کافی

بجائے نہر سید۔ راضی بعد از وقوع ناو مگشت و چوں جراحت التیام یافت و سے همچنان
قلم بر ساعد بستہ وزارت طلبید راضی باین خواہش و سے واقف شدہ زبانش نیز برید تا
در شہور ۳۲۸ ھ در حبس راضی رحلت نمود۔ ولادتش بعد عصر پنجشنبہ ۲۱ شوال ۲۶۲ ھ
بود از غرابت حالات آنکہ و سے وزارت کہ کس از ابن عباس کہ وہ و سے کس را مصحف
نوشته و در مدت عمر سه مرتبہ بفرزقہ و سه بار مدفون گشته از و سے دو پسر ماند۔ ابو علی نسخ را خوب
نوشت و ابو عبد اللہ کہ قیعات و زرید و بعد از ایشان ابن الاسد ظاہر شد۔ گویند طریق محقق او
ظاہر ساخت و بعد از ایشان علی بن ہلال کہ باین البواب معروف است (اسی) بلیغ نمود و
بتصرفات در اصول و اسلوب افزود۔ و فاش در ۲۳ ھ بود در زمان خلافت القایم باللہ
و از زبان و سے تالش و نمائے یا قوت قریب دولیت سال استاذی شہرت نیافت
مگر قابوس کہ صاحب ابن عباد و توصیف خط و سے گفته ہذا خط قابوس ام خلیفہ طاوس
بعد از ان منظر نفالیں در و لالی یا قوت مستعصمی است کہ تعلیم مولانا عبد الوہاب و تتبع
ابن بواب سر آمد ہمہ شد۔ و سے ملوک مستعصم بالبد است کہ آخرین عباسیہ بود۔ او در علم نحو رسالہ

تصنیف نمود نحوی الطبع بوده صحت کتابت او موکد و موضح این معنی است۔ و فائش و شہور
 ۶۹۱ھ در بغداد و رواد۔ بعد از وی شاگردان استہ او گوئے کمال از میدان شہار برده
 اند۔ اول شیخ احمد کہ مشہور بہ شیخ زادہ سہروردی است۔ و سے از اقربائے شیخ شہاب الدین
 سہروردی بودہ و بعہد مستنصر در غرہ محرم ۳۲۲ھ وفات نمودہ و ۹۳ (سال) عمر داشتہ۔
 شیخ زادہ سہم خود احمد بن السہروردی نوشتہ و خط را با ستاد خود شبیہہ ساختہ۔ و وییم ارغون کابلی
 محقق و ریجان را بنوعے نوشتہ کہ با فوق او ممکن نیست۔ سیم مولانا یوسف شاہ شہید می است
 کہ در استحکام خط و تیزی اسلام مسلم خاص و عام بودہ۔ چہارم مولانا مبارک شاہ زین قلم است
 و تناسب حروف و دست کتاب بدامنش زریدہ۔ پنجم حیدر گندہ نویس است و سے قلم
 جلی را بس مرغوب و تکلف نوشتہ ششم پیر یحییٰ صوفی است پختگی و کردی خط بر و ختم
 شدہ بعد از استادان سند شاگردان بریں ترتیب

(۱) نصر اللہ طبیب الملقب بصمد العراقی

(۲) ارغون عبد اللہ

(۳) خواجہ عبد اللہ صدیقی - ہرچہ خوبان ہمہ دازند تو تہا داری - دے معاصر ابو سعید خدابند

است وفات سلطان پنجشنبہ ۱۳ ربیع آخر ۳۳۷ھ درقرا باغ رونمود و تازمانا

شیخ حسن کوچک باقی بودہ چنانچہ کتابہ استاد و شاگرد بعدا و سر سر بخط اوست و فاست

شیخ حسن شب شنبہ ۲۶ ربیع ۳۴۲ھ

(۴) حاجی محمد شاکر - دے شاگرد و خواجہ عبداللہ دست گویند در وقتے کہ شیخ

حسن کوچک متوجہ عمارت مذکور (کذا) بود یک فرع کتابہ خواجہ راہ ہزار دینار قیمت

نمود بعد از فوت خواجہ حاجی محمد تہہ تمام کتابہ نمود و ہزار دینار پورے فرمود و چول و وارے را

ویق

عرض کتابہ بیرون بردہ و جہ تسمیہ استاد و شاگرد ہمین است

(۵) مولانا معین الدین تبریزی شاگرد و حاجی محمد مذکور است -

(۶) مولانا شمس الدین مشرقی خطائی

(۷) عبد الرحیم خلوقی و عبدالحی اولاد مشارا الیہ بمضمون الولد سر لابیہ عمل نمودہ اند -

(۸) مولانا جعفر تبریزی دے استاد مولانا عبد اللہ طبلخ است کہ خط اورا تہہ

لہ یہ حاجی محمد بند گیر معلوم ہوتا ہے جس کو بعض نے حاجی محمد بند دوز لکھا ہے -

یا قوت دہشتہ اندوے و رثلت روشن خاص ختم کیا کر وہ ۔

(۹) مولانا معروف بغدادی وے نیز از شاگردان رشید مولانا است

زنوک چشم تو ہر تیر عمرہ کا دست درون سینہ نشست آجیان کہ دل می خواست

(۱۰) مولانا شمس الدین بایسنغری شاگرد معروف است وے بسیارے از خطوط

خویرا بنام یا قوت نوشت

(۱۱) از خوشنویسان خراسان مولانا معین فراہی است و معارج النبوة و تفسیر

فاتحہ و سورہ یوسف و قصہ موسیٰ از آثار قلام اوست۔ در شہور ششم در بہار و قات نمود

در مزار حضرت خواجہ عبدالمدقون است ۔

(۱۲) مولانا عبدالحق سبزواری و مولانا نعمت اللہ بواب کہ از خوش نویسان تبریز است

وے شاگرد مولانا عبد الرحیم خلوتی است و شمس الدین تبریزی کہ کتابت او در تبریز

بسیار است شاگرد مولانا نعمت اللہ مذکور است ۔

(۱۳) خواجہ محمد مومن مشہور بہ خواجگی مروارید وے خلف صدق خواجہ

عبدالمنشی ست کہ افغان غبار و رنگ آمیزی حشر اوست۔ خواجہ محمد مومن
در آخر عمر بہند آمد و در سن ۹۵۰ھ رحلت کرو۔

خطِ مہدی در ذکرِ استادانِ نقاش

کہ مہرِ سپرِ کمالِ بودہ اند

سر آمد درین خطِ خواجہ تاجِ سلمانی است۔ بعضے برآند کہ مخترعِ ست بہر تقدیر بسیار
خوب نوشتہ۔ دیگر استاد بے بدل خواجہ عبدالحی منشی ست و سے از سر مکہ استر آباد ست در
شہوریت ۹۰۰ھ از دستِ اتراک در تبریزہ جامِ شہادت نوشید۔ خواجہ مذکور شاگرد مولانا سیدی خطاط
نیشاپور ست کہ عجوبہ دہر و نادرہ عصر بودہ۔ در نگارستان آورده کہ از امور نادری کہ از ولایت پور پور
آن بود کہ در روز چہار شنبہ ۲۸ جمادی الاول ۵۸۲۵ھ در میدانے کہ جمیع خلایق حاضر بودند چہار بیت
بزرگ کہ دو سزار بیت بود در چہارہ بجز در غایت سلاست بدیدہ گفت و نوشت۔ در ان باب

واقع شدہ - (۱۵)

یک روز بدمرح شاہ پاکیزہ کشت سیمی دو ہزار بیت گفت و نوشت
و منشیان و خوش نویسان خراسان مثل مولانا درویش عبدالسد و امیر مقصود و خلف صدق ایساں
میر علی صغری و میر مشارا الیہ در ان خط تغیرے نمود کہ وضع و شریف استحسان فرمود و خطوط اصل
را نیز نیکو نوشتہ۔ ذکرش در ردیف میم مرقوم گشتہ و کمال الدین ملا درویش در زبان شاہ
امعیل در ہرات بمنصب حلیل القدر انشا شاہ طہار شہنشاہی کرد تا در شہور ۹۲۵ھ در

سیستان فوت ازان جا رو بدار آخرت آورد شیخ زین تبار شیخ فوت او گفتہ (۱۵)

ہر کہ سال وفات او پرسید گفتش مرد بے مثال زمان
۹۲۵

وازشا گردان او مولانا بہاؤ الدین حسین منشی است کہ بمنصب انشا عتبہ علیہ رضویہ سرافراز

بود۔ دیگر مولانا ابرہیم استرآبادی است او نیز منشی روضہ مقدسہ بود و ۱۶ سفر ۹۶۵ھ در

قزوین وفات نمودہ۔ کمال الدین خواجہ ختیار۔ وے شاگرد خواجہ جان جبریل است کہ خطش

کمالی است حکام و پختگی و مہول دارد و جمال الدین محمد بن خواجہ جان مقیمی قزوینی زینت خط العلیق بجائے

ورق
۸۱

رسانده کہ بتبع آن امکان لٹرنیسٹ۔ و شہور ۹۰۳ء و یکے ارمحاربات کشتہ شد۔ و یکرمولانا
 ادریس است وے نیز بتبع روش عبدالحی کردہ و از جملہ فضلار خوشنویس مولانا معین الدین
 اسرارمی است عمدہ منشیان بان خود بود و از خط تعلیق بہرہ تمام داشت و مصنف تاریخ بلدہ ہرات
 و ترسی مشتمل بر منشآت مناشیر و مکتوبات است۔ از واردات طبع اوست (۵)
 نہ سرمہ است آنکہ می بینی بچشم آن پری پیکر کہ از غوغائے چشمش می کند خاک سیدہ بر سر
 خواجہ جان چیر نیل و میرک حسن ممتحن ہر دو شاگرد رشید ملا درویش بودند

ایہاں تک مخطوطہ کا متن ختم ہوا جو درمیان صفحات میں تھا باقی حصہ جو حواشی میں ہے۔ اور
 متن رسالہ ہذا ہے اسے صفحہ ۲۱ سے بعنوان "جملہ خوشنویسان" سے شروع کیا ہے اور اخیر
 صفحہ ۲۸ پر اختتام رسالہ کو یہاں سے لیکر وہاں درج کیا جاتا ہے تاکہ سلسلہ قائم رہے،

جملہ خوشنویسیاں

از حواشی درق ربّ و از جملہ خوشنویسیاں سلطان ابراہیم ولد میرزا شاہرخ کہ از حکام
 فارس بودہ از خوشنویسیاں ست و کتابہ دار الضیاء دارالایام کہ در شیراز از متحدثات او و والدہ اش
 طوطی قلم ست او نوشتہ، وفات او چہار شنبہ ۱۲ شوال ثمانۃ بودہ۔ مولانا حکیم محمد حافظ از معاصر
 مرزا شاہرخ ست اما مشہور ۵۵۰ کتابت او بنظر در آمدہ، و دیگر از کتاب شیراز مولانا محمود
 سیادت ست مولانا جمال الدین حسین در آوان تحریر نیست و در شیراز اکثر او قاتش بکتابت کلام
 المد مصروف می کردہ، و از خوشنویسیاں فارس مولانا مابہر محمد شیرازی قرنیہ حرفست و
 سیادت پناہ میر فضل الحق الحسینی قرزینی و شاگرد بواسطہ مولانا پیر محمد بودہ و در قرزویں ۹۵۰ وفات نمود

خطِ قبلی در ذکر استادانِ تعلیق

اولہم و فضلہم خواجہ میر علی تبریزی و سے واضح این خط است کہ عروسِ خطوط گویند حافظ کلام
مجید بودہ و استادانِ فنی شان از شاگردی و سے بیکانِ عالی صعود نمودہ اند۔ دوم مولانا جعفر
تبریزی است کہ در خطوطِ اصل استادِ عبداللطیف است و در تعلیق استاد مولانا شیخ محمود
زیریں قلم است۔ سیوم مولانا اظہر است چہارم مولانا محمد اوبہی است کہ در فنی کردنِ خط ثانی گذشتہ
و مولانا سلطان علی اورا استاد نوشتہ و فالتش از مشہد مقدس بودہ در ۹۵۱ھ۔ و از شاگردانِ
مولانا یاری است کہ از کتابِ ہر است۔ و بعد از ایشان طریقِ خط پر استاد الماہرین مولانا
سلطان علی المشہدی ختم شدہ ۵

خطِ یاقوت را آنہا کہ دیدند ازاں درجے بہ یاقوتے خریدند
ورق ۷۷ اگر یاقوت این خط را بدیدے ازیں حرفے بہ یاقوتے خریدے

و فالتش در شہور ۹۱۰ھ در مشہد مقدس اتفاق افتاد، من و ارداتِ طبعہ (۵)

60802

جوہری قندِ خطِ من داند ورنہ در دہر چہرہ بسیارست

زاں سببِ خطِ من بود شیرین کہ نے گلکِ من شکرِ بارست

وازش اگر دان مولانا مذکور در بہارت ہ کس شہرت نمودہ اند بارہ از استادان ستہ کہ از خواجہ

یا قوت تربیت یافتہ بودہ اند اول مولانا سلطان محمد خنداں ہر گاہ مولانا خطِ او دیدے کہ سہم نشین

بودے فرمودے خطِ دیوانہ ماست و با سیم خود مزین نمودے۔ دوم مولانا محمد نور دے

را مولانا اظہر ثانی مے گفتند یوسف زلیخائے ناتمام اور مولانا میر علی بہ کلیم عبدالعزیز خاں

باتمام رسانیدہ۔ سوم مولانا علاء الدین محمد ہروی خمسہ میر خسرو را بندہ بخطِ او دیدم کہ خطِ بطلوط استاد

کشیدم آں کتابت ہزار زینہ تہارید و محمد معصوم خاں در صین حکومت جو پور بخرد فقیر در اں صیں در

سارن بودہ اما جدام مولانا عبدالسد فراہی کہ فلسفے ندارد و صد ندامت ظاہری سازد کہ وام بالستے کرد

و آں کتاب را بدست آورد و در ہمواری و پختگی و خوبی آں نوع کتابے بہ نظر اہل بصر نہ رسید

و متفق علیہ کہ دیدہ۔ چہارم مولانا نظام الدین داماد و شاگرد مولانا سلطان علی خان بسبع رسید

کلیات میر شجیم سہیلی کہ از ملا ناتمام ماندہ دے بجلاہد و جہی باتمام رساندہ در ۹۳۵ و وفات یافتہ

و مرغِ روحش بعد از تکبیرِ عالمِ عقبی شتافته - پنجم مولانا عبدالمدنیثا پوری ششم مولانا محمد قاسم شادی شاه که در نزاکت و لطافتِ نظیر و عدیل ندارد و بروی ہنر ختم است - لمختص بلطفِ الحلی مولانا میر علی بشرف سیادت اشتہار دارد و خطِ شریفش در صفا و تیزی قلم جامعِ محسنات است خصوصاً در قلمِ حلّی کہ خوبیِ آن بر ضمیرِ بے نظیرِ اہل بصارت مخفی نیست اوست اگر مولانا زین الدین داماد بوده و او اہل حال در بہارت بکتابت دارالانشار مشغول می نموده بمرودش مولانا سلطان علی کرد وید بیضا بظہور آورد -

حکایت

از خواجہ حسن ہروی مروی است کہ من از شاگردان میر بودم و اکثر اوقات را صرف خدمت و ملازمت میر می نمودم - جمعے از اجارہ بخارا در بابِ خوبیِ خطِ مولانا میر با ہم بحث کرده دو فرقی شدہ و شرطے در میان آوردہ آخر کار قرار دادہ اند کہ از میر استفسار نمایند و بمقتراح امر میر قفلِ مشخص را کشانند - جمع آں مردم بمنزل میر آمدہ بعد از شرف حضور قصہ را مذکور کردند میر فرمود آنچه کمال سعی بود از من بظہور رسید اما آں طور پختگی و لطفت و استحکام بمشوق صورت پذیر نیست

و بعض غنایت الہی است و فانش در شہور ۹۵۳ ہجری بودہ و مولودش تربت است نشو و

ناتے او در بخارا است و این دو بیت او در مذمت مروجہ آن جا است (۵)

عمرے از مشق و دنا بود قدم ہمچوں چنگ تاکہ خط من بے چارہ بدیں قانون شد

طالب من ہمہ شاہان چہانند، مرا در بخارا جگر از بہر معیشت خون شد

یک بیت او را بہزار دینار داد و ستد کردند

خط بربری در ذکر جمعے کہ در زمان حیات اند

مولانا شاہ محمود نیشاپوری دے شاگرہ و خال خود مولانا عبدی نیشاپوری است

و سید حسد کہ بعد از فوت مولانا میر علی از بخارا بہ شہد کہ وطن بالوفت است بوطن خود ارتحال نمود

و الحال کوس خطاطی می زند۔ خواجہ محمود سحاق کہ در تعلیق و تعلق سر آمد است در بلخ اوقات بختی

و خرمی می گذراند و نفع بخلق خدامی رساند۔ مولانا شمس الدین کرمانی و دیگر مولانا حمید و عمالی است کہ

در ذیل شعر اسیم او مذکور گشتہ و دیگر سلطان حسین جمشید است والد فقیر شجرہ بخط و سید و نیا

عہ بقول پر و فی شرح عبد القادر سرفراز سیم سے مراد سجنۃ الاحرار جامی ہے جس کیلئے وہ ہمریہ کے مستحق ہیں۔

مقتضای اقبیاع نموده بود. دیگر مولانا یعنی است که از ملا حبشید تعلیم یافته و بس گرو و شیرین نوشته
 دیگر از شاگردان ملا سلطان علی غیاث الدین مذہب مشہدی است مولانا عبد الصمد است و
 کتابت دیوان قدیم حضرت مولوی الباقی کرده و غلط بسیار نوشته ملا بخط خود اصلاح کرده
 این قطعہ فرمودہ اند کہ

خوش نویسی چو عارضِ خوبان سخنم را نخطِ خوب است
 لیک ہر جا در روز سہمِ تلم گاہ چہ نرسے فرود و چیزِ کاست
 کردم اصلاح آں من از خطِ خویش گرچہ نامد چہ آنکہ دل می خواست
 ہر چہ او کردہ بود باختم من بخطش قصور کردم راست

واز جملہ خوشنویسان فارس مولانا مالک قزوینی است۔

خط اندسی

جمعے کہ غیر طرز ملا سلطان علی نوشتہ اند مولانا عبد الرحیم خوارزمی انیسی تخلص شاگرد مولانا

اظہر بود و برادرش ملا عبد الکریم دیگر مولانا سلطان علی قاسمی در تیرہ کتابت سلطان یعقوب کریمی
 و او شاگرد اظہر بود معاصر مولانا است برادرش مولانا شیخ محمد و مولانا غیب بہرود و گیلان
 نشوونما دارند۔ دیگر مولانا شاہ محمود زریں سلم است گویند شیخ محمود کہ معاصر اظہر و شاگرد حنفی
 بودہ بخط غبار خمسہ بنیاد نمودہ و توفیق بہ نصف یافتہ بعقبی اشتناقتہ مولانا سلطان علی می فرمودہ اند
 کہ تراشیدن این قلم حدیث ثنویت مولانا شاہ محمود مذکور با بر شاہ طہاسب تمام کرد
 بر از نوشت۔

خطِ حسینی در مایحتاجِ دوا

مخیرہ۔ جائے دماہ + مرسلہ۔ رنگدان + محنکہ۔ چپانیدن
 جہت دماہ + مقلبہ۔ جائے قلم + ملزم۔ جہت شکنجہ کاغذ + مقسط۔ جہت
 تراش حرف سہو + مسحہ۔ جہت مسخ قلم + مصمغہ۔ صمغان۔ معرفہ۔
 جہت است + مقص۔ مقراض + ملزق۔ جوت صمغان + منفذ۔ جہت سوراخ

کدن + مقسط - جہت خط قلم + ملفسط - جہت پاک کردن قلم از مو +
 ورق نمب الفشر - ما مام - میم مثلث ہم مرفوع ہم مدور - واگر در وسط
 باشد ہم مفرد م م م + مطوس ہم مطوس یعنی پوشیدہ مطوس میم مفتوح + واگر در آخر باشد
 کہ کہ کم کہ میم قط میم مکانی میم مدہ میم مدور در آخر میم مفتوح مرسل اشد و بس -

خط کم صلا

درق - الف

عمر بیت در میان عالمیان مشہور و بزبان اسلام خاص عام مذکور و مدار او بریں بیت است
 کم - صلا - او - خط - لہ - در - مع - حرف منقوط را بحالش و ع
 حروف منقوطہ بحال گذشتہ و از مصرع اول در ذکر ہر دو حرف بدل ہم مراد دہشتہ +
 "رسالہ خط اعزہ با تمام رسید" و قبل از آنکہ با تمام رسد تاریخ گردید و صورت با تمام
 رسد نیز تاریخ گشت و بدیہہ از "صورت صبر" تاریخ و گویا طر گذاشت و از ذکر حکم باز تاریخ
 بخاطر رسید کز بے صورت رنج "تاریخ گردید از "تعر تعلیق" باز تاریخ بر آورد و از ریگان
 نستعلیق "ہم انشاے تاریخ کرد -

'قَدْ تَمَّتْهُ' (۵۹۸۹)

EXPERT CALLIGRAPHISTS

'Abdi Nishapuri, 25
 'Abdul 'Azizkhan, 23
 'Abdul Karim, 27
 'Abdulla Farāhi, 26,
 'Abdulla Nishiāpuri, 24
 'Abdulla Sairafi, Kh. 4, 16
 'Abdulla Tabbākh, 16, 22
 'Abdul Wahhab, 14
 'Abdul Haq Sabzwāri, 17
 'Abdur Rahim Khilwati, 16, 17
 'Abdur Rahim Khwarzmi Anīsī 26
 'Abdus Samad, 26
 Abi Muhammad Ali b. Muqla, 13
 Abu 'Abdilla, 14
 Abu 'Ali, 14
 Abu'l-'Abbas, 2
 Ahmad b. Suhrwardi, 15
 Ahmad Ibn. Yusuf, 2
 'Aini, Moulānā, 26
 'Alaud-Din Muhammad Hirwi, 23
 'Ali, 2, 4
 Ali b. Hilal, 4, 14
 Amir Maqsud, 19
 Arghun 'Abdulia, 15
 Arghun Kābli 15
 Azhar, Moulana, 22, 27
 Bahāu'd-Din Husain Munshi, 19
 Darwesh 'Abdulla, 19
 Darwesh, Mulla 20,
 Ghaibu'lla, 27
 Haji Muhammad Bandgīr, 16
 Hakim Muhammad Hāfiz, 21
 Hamid Mu'immāi, 25
 Ibn Bawwāb, 'Ali b. Hilāl, 4, 14
 Ibn Muqla, 4, 5, 13
 Ibnu'l-Asad 14
 Ibrahim Astrabādi, 19
 Idris, Moulana, 20
 Ja'far Tabrezi, 16, 22, 27
 Jamalu'd-Din Husain, 21
 Jamalu'd-Din Muhammad b. Khwaja Jān
 Muqsimi Qazwini, 19
 Kamalu'd-Din Darwesh, 19
 Kamalu'd-Din Khwaja Ikhtiar, 19
 Khwaja 'Abdul Hayye Munshi, 18, 20
 Kh. 'Abdulla Munshi, 16, 17, 18
 Kh. Haji Muhammad, 16
 Kh. Hasan Hirwi, 24
 Kh. Jān Jibrāil 19, 20
 Kh. Mahmud Ishāq, 25
 Kh. Mir'Ali Tabrezi, 22

Kh. Muhammed Momin *alias* Khwajagi
 Marwārīd, 17, 18
 Khwaja Taj, 18
 Khwaja Yāqūt 23
 Mābir Muhammad Shirāzi, 21
 Mahmud Siyāwush, 21
 Mālak Qazwini, 26
 Ma'ruf Baghdadi, 17
 Mir Asghar 'Ali, 19
 Mirak Hasan, 20
 Mir 'Ali, 23, 24, 25
 Mir Fazlul-Haq al-Husaini, 21
 Mubarak Shah, 15
 Muhammad Aubahī, 22
 Muhammad M'asum Khan, 23
 Muhammad Qasim Shādi Shah, 24
 Muhammad Qazwini, 21
 Mu'inu'd-Din Tabrezi, 16
 Mu'inu'd-Din Asfarari, 20
 Mu'in Farāhi, 17
 Mulla Jāmi, 26
 Nasru'llah Tabib, (Sadr Iraqi), 15
 Ni'matulla Bawwāb, 17
 Nizamu'd-Din, 23
 Pir Mahmud Muhammad, 21
 Pir Yahya Sufi, 15
 Qābūs, 14
 Shah Mahmud, 25 27
 Shamsu'd-Din Bāisunghari, 17
 Shamsu'd-Din Kirmāni, 25
 Shamsu'd-Din Mashraqi Khatāi, 16
 Shaikh Ahmad, 15
 Shaikh Hasan, 16
 Shaikh Hasan Kochak, 16
 Shaikh Mahmud, 22
 Shaikh Muhammad, 27
 Shaikh Shihābu'd-Din Suhrwardi, 15
 Shaikh Zada Suhrwardi, 15
 Shaikh Zain, 19
 Sīmi, Moulana, 18
 Sultan 'Ali, 22, 23, 24, 26, 27
 Sultan 'Ali Mashhadi, 22
 Sultan 'Ali Qāini, 27
 Sultan 'Ali Ghiathu'd-Din, 26
 Sultan Husain Jamshed, 25, 26
 Sultan Ibrahim Son of Shah Rukh, 21
 Sultan Muhammad Khandān, 23
 Sultan Muhammad Nur, 23
 Yāqūt Musta'sami 4, 14 17,
 Yāri, Moulana, 22
 Yusuf Shah Shahidi, 15
 Zainu'd-Din 24

of the text. The *Rihan-i-Nasta'liq* used as the name of this treatise is one of these chronograms. The text ends with the words—*qad tam mam tu hu* (I have just finished it) and this also constitutes another chronogram. There are certain reasons to believe that this MS. might be the original MS. the one actually written by the author himself. It deals mostly with Persia up to the period of Sultan Shah Tahmasap I. Prof. H. M. Shairani deserves my very sincere gratitude for helping me to solve certain obscurities in the text. In view of its great importance this effort has been made to publish it.

Poona, June 1941.

M. A. CHAGHATAI.

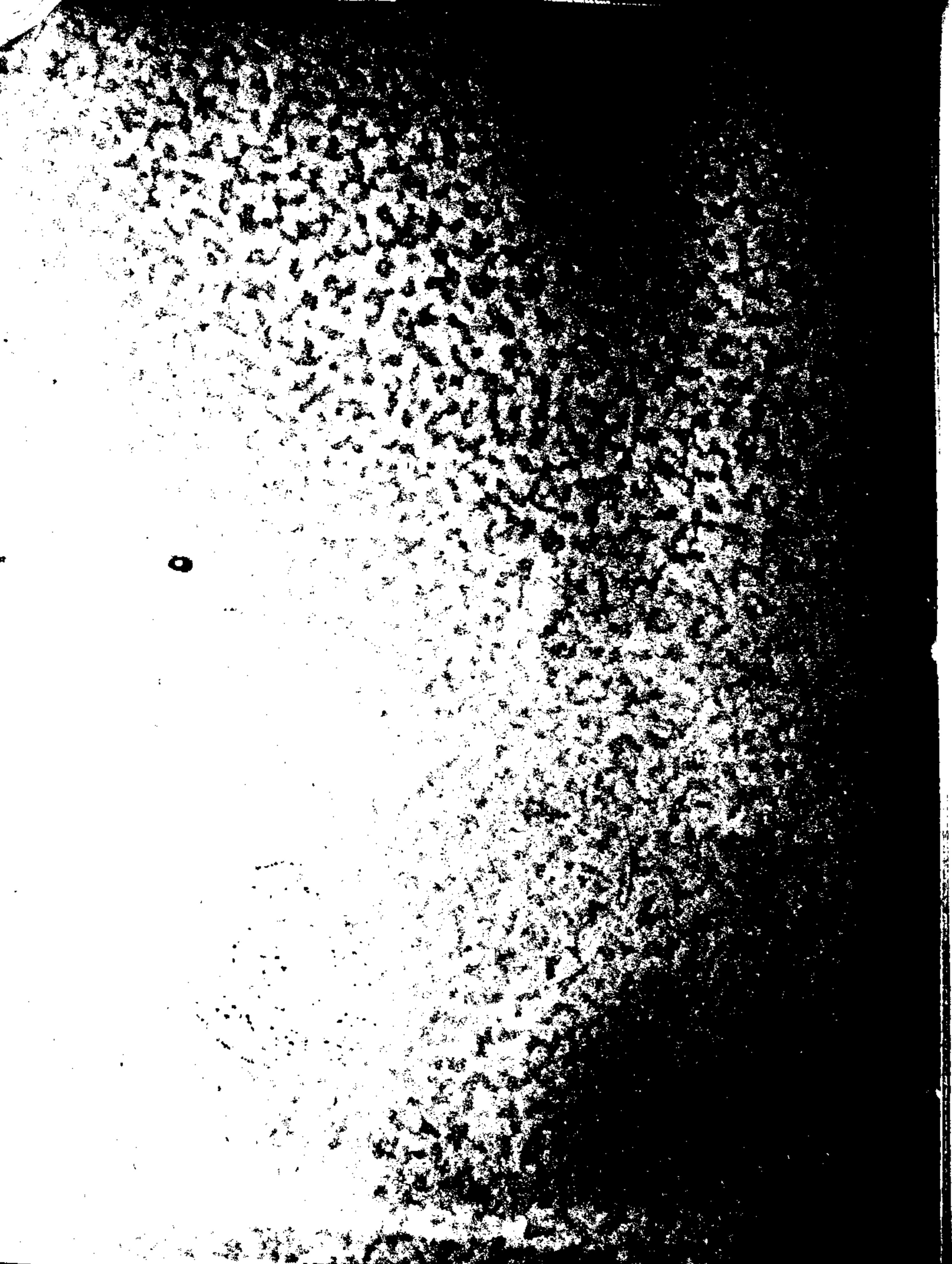
PREFACE

The Persian text, published here for the first time under the title of *Rihan-i-Nasta'liq* belongs to the Bodleian Library, Oxford. It had been mixed up with MS. Elliot 295, and particularly the folios 75-81 bearing the title *Risala dar Ilm-i-Khat* (A treatise on the Art of Calligraphy), have in consequence escaped from the notice of the cataloguer. In October 1932, I, noticing its great value in the domain of Islamic Culture dealing as it does with the technique, the history, and with the experts in calligraphy, immediately acquired their photostat copies. I had been waiting all these years for another MS. of the same with a view to collate it for publication, but unfortunately my expectations have not been fulfilled, therefore, the treatise is published here from this unique manuscript of the Bodleian.

Its real author does not mention his name. Only from the contents I could gather that he had seen a MS. of the poetical works of Amir Khusrau of Delhi which had been calligraphed by one Alau'd-Din Muhammad Hirvi. It was purchased by Muhammad Ma'sum then in Jaunpur, while the author was in Saran with his grand father Maulana Abdulla Farahi who was then not in a flourishing financial condition to acquire it. After this he makes a similar hint about his father who had purchased a MS. of Mulla Jami's *Subhatu'l-Ahrar* for 350 *misqals*, which, had been calligraphed by one poet calligraphist Sultan Husain Jamshed.

The writer of the MS. has spread its text both within and on the margin which in reality forms one whole. Several chronograms giving the year 989 A. H. (1581 A. D.) as the year of its compilation (folio 81) have been put at the end (p. 28) instead of on page 20 simply with a view to keep intact the order





CALLIGRAPHY

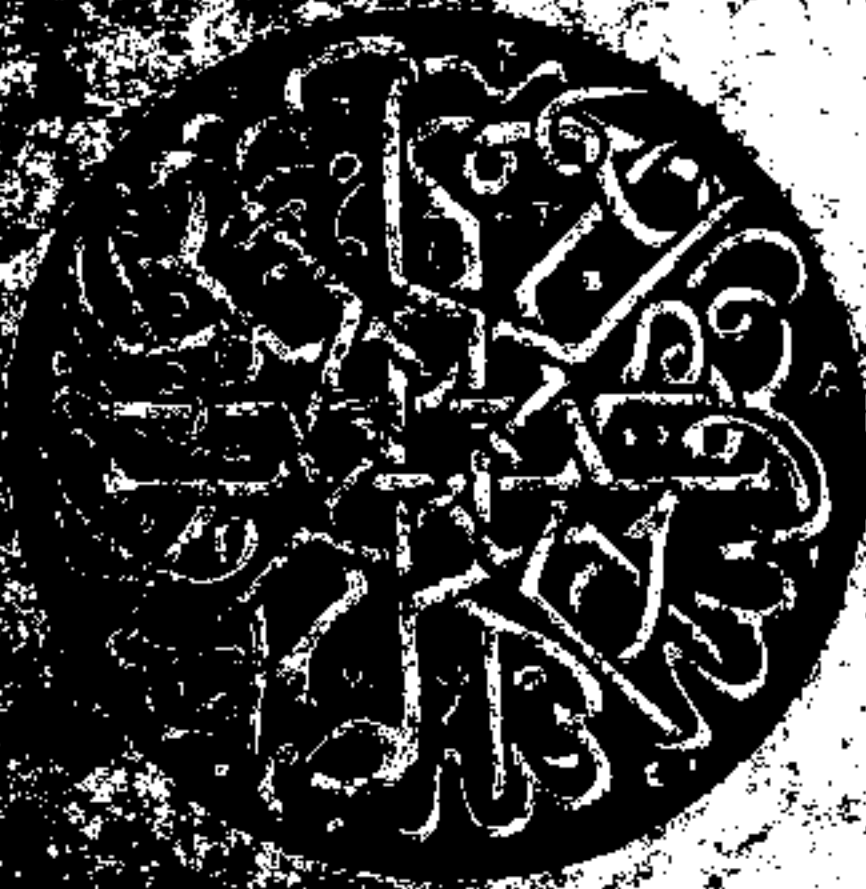
(NASTA'LIQ)

1581 A.D.

ریحان نستعلیق

EDITED BY

ABDULLA CHAGHATAI



1941

CALLIGRAPHY

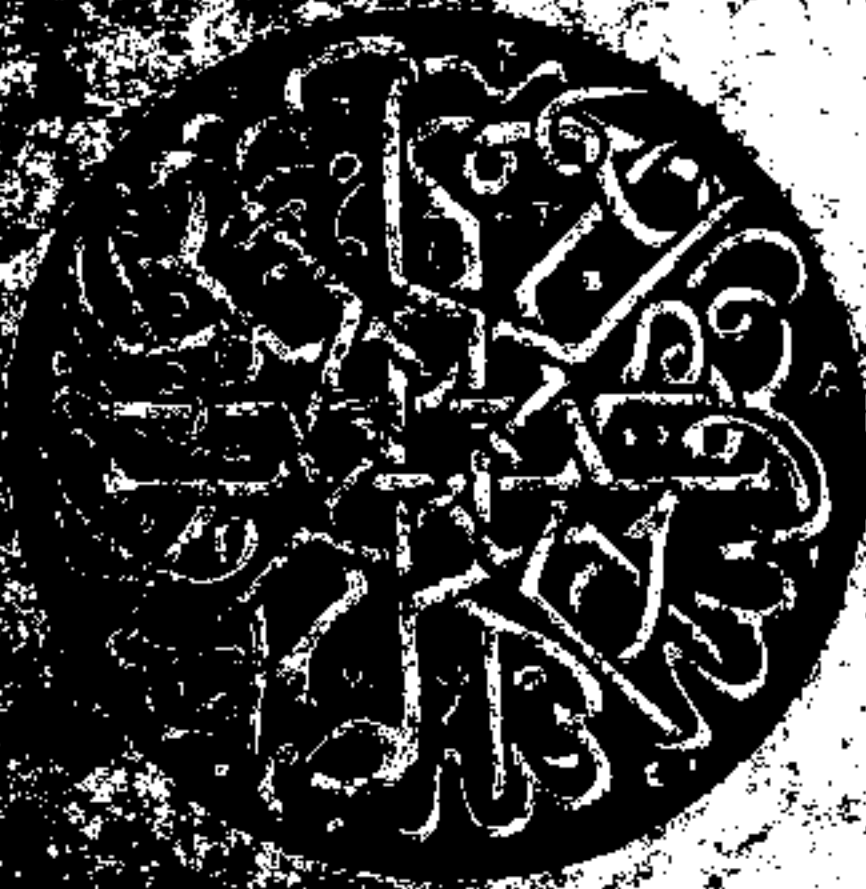
(NASTA'LIQ)

1581 A.D.

ریحان نستعلیق

EDITED BY

ABDULLA CHAGHATAI



1941